

اردو ہندوستان کے متعدد پچھری نہماں تندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیمعی خطبہ سے شمیم طارق اور پروفیسر عین احسن کی مخاطبত

کی را بخوبی نے جناب شمس طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے محنتی سے مانو ٹپکیں جید آباد تشریف لائے اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے کوڑا نیشنل پروفیسر مس الیہمی دریابادی نے موضوع اور مہمان کا محتسب تعارف پٹش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تجزی سے ترقی کی مزربلیں طے کیں اور بندوقستان میں انگلوا فریڈ کا بن گئی۔ جنے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختار شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نیات اس ڈاکٹر فیروز عالم، اسوی ایچ پروفیسر شعبہ اردو نے کی اور اعلیٰ شکر کافرینہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوی ایچ پروفیسر شعبہ قادری نے ادا کیا۔



سید میں اگن۔ سچ الماجمعہ مولانا آزاد پیش
اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پڑھ
کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف
اردو زبان بلکہ اردو اور مشترک تہذیب کا گھوارہ
ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی
لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر
تہذیب کے متنوع بگوں کی عکاسی کرتی
ہے۔ دیکی شعرانے ہندی سلکرت کے
علاوہ دیگر ملاقابلی الفاظ سے اردو کا دامن
و سچ کیا جکو یعنی سلکرت کا لفظ ہے۔ ایسے
الفاظ کی کثیر تصادم سے جو آج اردو کے
ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک ہے متنوع
ملک ہے اور اس کے متنوع پطروں کی مکمل
نمایتہ گیارہ و زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں
پروفیسر عزیز بانو، ذین اسکول، برائے است.
لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر

الحیات نیوز سروس
حیدر آباد: اسکول برائے النہیں
 بات وہندوستانیات، مولانا ازاد نیشنل
 یونیورسٹی کی طرف سے ایک توپیکی
 پر عنوان "ہندوستانی تہذیب اور اردو
 کی اتفاقیات" کیا گی۔ مقام اور ایجنسی،
 انوار جناب یوسف طارق نے یہ خطہ دیا۔
 اس نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو
 تہذیب میں رہا گھبرا رہتا ہے۔ زبان کو
 نئے کے لیے تہذیب کو بخوبی ضروری
 رکھت ہیں وہدت ہندوستانی
 تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔
 ملک کی تاریخ کے ہر دور میں
 یہ میں اتفاق کرنے والے ملتے ہیں۔
 بیسیم طارق نے عہد قدیم سے دو ریکت کے شعراء کے کلام میں ہندوستانی
 ایجنسی و ثافت کی شاندیتی کی۔ پروفیسر

اردو ہندوستان کے متنوع لکھری نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیمعی خطبہ سے شیمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبت

حیدر آباد، 21 اگست (پریس نوت) اسکول برائے السہلانيات و وسیع کیا جگنوجی سنکرت کالافظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک تو سیمعی خطبہ بعنوان ”ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری“ کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور



وہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انہوں نے جناب شیمیم طارق کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممکنی سے مانو یکمیں حیدر آباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے کوآڈ نیز پروفیسر شمس الہبی دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزیلیں طے کیں اور ہندوستان میں لوگوں فریباں گئی۔ جسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظمت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو نے کی اور اٹھاڑا تکر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوی ایٹ پروفیسر شعبہ فارسی نے ادا کیا۔

جناب شیمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گھر ارشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شیمیم طارق نے عہد قدیم سے دور حاضر تک کے شعراء کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گھوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع لوگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دنی شعراء نے ہندی و سنکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن

اردو ہندوستان کے متعدد کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیعی خطبہ سے شیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی محاطبہ

کیا۔ جنوبی سکرٹ کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کشیدگی بہت تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متعدد ملک ہے اور اس کے متعدد کلچر کی کل ملکیتی اور اردو زبان کرتی ہے۔ اپناء میں پروفیسر عین الحسن اسکول برائے انسان، سانیات و ہندوستانیات نے خود مدنظر کر کی۔ انہوں نے جاپ شیم طارق کا شکر یہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ہمیں سے ملتی سے کیس پر جید آپا درکریف لائے۔

اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پر گرام کے کاؤنٹری پروفیسر عین الحسن الہمنی دیباڈی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطابق سے پڑھتا ہے کہ اس زبان نے بہت بجزی سے ترقی کی مزملیں ملنے کیں اور ہندوستان میں لکھاں گئیں۔



جلدی میں پروفیسر عین الحسن، شیخ الجامع مولانا آزاد بیشل اردو یونیورسٹی میں اپنے ملک کے لیے تہذیب کے کامنے ضروری ہے۔ کثرت اساتذہ اور طلاب و طالبات کی بڑی تعداد موجود ہے۔ پر گرام کی اساتذہ و ہندوستانیات، مولانا آزاد بیشل اردو یونیورسٹی کی طرف میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانی تصرف اردو سے ایک تو سیعی خطبہ ہے عوام "ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری" ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے زبان پلک اردو اور ملٹر کہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی بوری شاعری کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادب، تقدیر اور انشور جاپ شیم طارق نے یہ ملتے ہیں۔ جاپ شیم طارق نے ہمدردی کے ساتھ حاضر کے شرعاً ہندوستانی تہذیب کے متعدد رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ وہی شاعر اور اکابر اشکن کا فریضہ ذاکر افقار احمد، اسوی ایسٹ پروفیسر شعبہ خلیفہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گمراہ کام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نمائندگی کی۔

پروفیسر عین الحسن، شیخ الجامع مولانا آزاد بیشل اردو یونیورسٹی میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانی تصرف اردو

نظام ایک ایسا اور ملٹر کہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔ اردو کی بوری شاعری کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادب، تقدیر اور انشور جاپ شیم طارق نے یہ ملتے ہیں۔ جاپ شیم طارق نے ہمدردی کے ساتھ حاضر کے شرعاً ہندوستانی تہذیب کے متعدد رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ وہی شاعر اور اکابر اشکن کا فریضہ ذاکر افقار احمد، اسوی ایسٹ پروفیسر شعبہ خلیفہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گمراہ کام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نمائندگی کی۔

اردو ہندوستان کے متعدد لکھر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیعی خطبہ سے شیمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبত

حیدر آباد، 21 اگست (پرنس ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی نوٹ) اسکول برائے الہ لسانیات و روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے یونیورسٹی کی طرف سے ایک تو سیعی خطبہ ملتے ہیں۔ جناب شیمیم طارق نے عہد قدیم سے دو رہاضر تک کے شعراء کے کلام شاعری کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شیمیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گھر ارشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت

میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ امشترکہ تہذیب کا گہوارہ ہے۔

اردو ہندوستان کے متنوع کلمجگر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیمی خطبہ سے شیمیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبہ

شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ممبئی سے مانو کیپس حیدر آباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے کوآرڈنیٹر پروفیسر نیمیں البدھی دریابادی نے موضوع اور مہماں کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزیلیں طے کیں اور ہندوستان میں لنگوا فریکابن گئی۔ جلے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کی نظمت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو نے کی اور اظہارِ تشكیر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوی ایٹ پروفیسر شعبہ فارسی نے ادا کیا۔

شاندیہ کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا گھوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ دکنی شاعرانے ہندی و سنکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو بھی سنکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع لکچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے النہ، لسانیات و ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انہوں نے جناب شیخ شمس طارق کا حیدر آباد، 21، 1 اگست (پرلیس نوٹ) اسکول برائے النہ لسانیات و ہندوستانیات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک تو سیمعی خطبہ بہ عنوان ”ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری“ کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور جناب شیخ شمس طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب میں بڑا گھر ارشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے ہیں۔ جناب شیخ شمس طارق نے عہد قدیم سے دور حاضر تک کے شعرا کے کلام میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی

اردو ہندوستان کے متنوع کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیعی خطبہ سے شیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطبত



حیدر آباد، 12 اگست (پریس نوٹ)
اسکول برائے الہامیات و ہندوستانیات،
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی طرف سے
ایک تو سیعی خطبہ پر عنوان "ہندوستانی تہذیب
اور اردو شاعری" کا انعقاد کیا گیا۔ ممتاز ادیب،
نقاد اور دانشور جناب شیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔
انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو تہذیب
میں بڑا گھر ارشتہ ہے۔ زبان کو سمجھنے کے لیے تہذیب کو سمجھنا ضروری ہے۔

کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی روح ہے۔
ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کے نمونے ملتے
ہیں۔ جناب شیم طارق نے عہد قدیم سے دور حاضر تک کے شعرا کے کلام
میں ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی نشاندہی کی۔ پروفیسر سید عین الحسن، شیخ
الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے
ہوئے کہا کہ ہندوستان نہ صرف اردو زبان بلکہ اردو اور مشترکہ تہذیب کا
گہوارہ ہے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متنوع رمبوں کی
عکاسی کرتی ہے۔ دنی کے شعرا نے ہندی و سنسکرت کے علاوہ دیگر علاقائی
الفاظ سے اردو کا دہن و سمع کیا۔ جنوبی سنسکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ
کی کثیر تعداد ہے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد
متنوع ملک ہے اور اس کے متنوع کلچر کی تکمیل نمائندگی اردو زبان کرتی
ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے الہامیات و
ہندوستانیات نے خیر مقدمی تقریر کی۔ انہوں نے جناب شیم طارق کا
شکریہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے بھی سے ماں کی پس
حیدر آباد تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے
کوآرڈینیٹر پروفیسر شمس الہدی دریابادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی
تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے پہ
چلا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی منزلیں طئے کیں اور
ہندوستان میں لگوا فریبی کا بن گئی۔ جلے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود اور
 مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔
پروگرام کی نقاومت ڈاکٹر فیروز عالم، اسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو نے
کی اور اطہار تشكیر کا فریضہ ڈاکٹر افتخار احمد، اسوی ایٹ پروفیسر شعبہ فارسی
نے ادا کیا۔

اردو ہندوستان کے متعدد کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیمی خطبہ سے شیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطب

جیدراہاں 21 اگست (پرنسپس نوت) اسکول برائے الٹ کا گھر اے۔ اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متعدد سالیات و ہندوستانیات مولانا آزاد بیشک اردو یونیورسٹی کی طرف سے رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ کوئی شعرائے ہندی و سکرت کے علاوہ دیگر ایک تو سیمی خطبہ یہ عنوان "ہندوستانی تہذیب اور اردو، شاعری" کا علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع لیک۔ جگنو ہمیں سکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد سے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک ہے جو اس کے متعدد کلچر کی مکمل نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ذین اسکول برائے الٹ، سالیات و ہندوستانیات نے خبر مقدمی تقریر کی۔ انہوں نے جتاب شیم طارق کا شکر یہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع



راشیہ ہما

انتقاد کیا گی۔ ممتاز ادیب، تقدار اور دانشور جتاب شیم طارق نے خطر پر خطاب کے لیے ہمیں سے ماں یہیں جیدراہاں پر تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے کارڈینیٹ پروفیسر عین الحسن الہدی ہے۔ زبان کو کچھے کے لیے تہذیب کو کھٹا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی وجہ سے چلتا ہے کہ اس زبان نے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کی مزملیں طے کیں اور ہندوستان میں لکھوا جتاب شیم طارق نے عہد قدم سے دور حاضر تک کے شرعاً کے کام میں فریبکاری کی۔ جلیس میں پروفیسر عین الحسن علی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طبلاء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروفیسر سید میں الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد بیشک اردو یونیورسٹی نے صدارتی خطاب پیش کرتے ذاکر فیروز عالم، اسوی ایت پروفیسر، شعبہ اردو نے کی ادا نہایت تکرک کا ہوئے کہا کہ ہندوستان نصrf اردو زبان ملک اردو اور مشترکہ تہذیب کے ادا کیا۔

اگلث مم۔

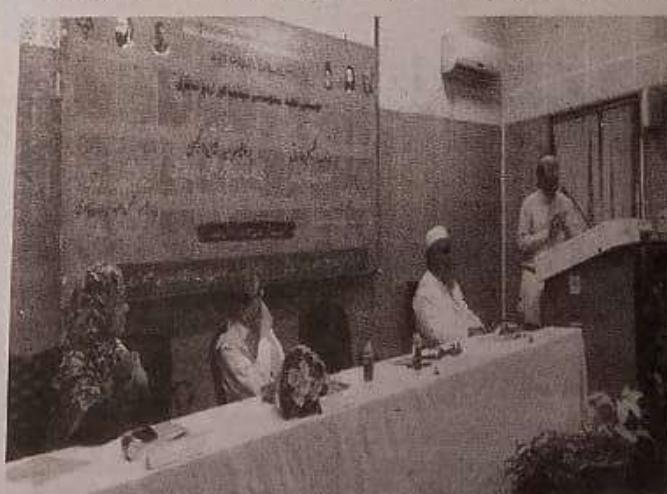
۱۷۰

اردو ہندوستان کے متعدد کلچر کی نمائندہ زبان

اردو یونیورسٹی میں تو سیمی خطبہ سے شیم طارق اور پروفیسر عین الحسن کی مخاطب

رہنمائے دکن

جیدراہاں 21 اگست (پرنسپس نوت) اسکول برائے الٹ، سالیات و ہندوستانیات مولانا آزاد بیشک اردو یونیورسٹی کی طرف سے ایک تو سیمی خطبہ علوان ہندوستانی تہذیب اور اردو شاعری کا انتقاد کیا گی۔ ممتاز ادیب، تقدار اور دانشور جتاب شیم طارق نے یہ خطبہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو شاعری اور اردو ہندوستانی تہذیب میں بڑا گھر ارٹھ ہے۔ زبان کو کچھے کے لیے تہذیب کو کھٹا ضروری ہے۔ کثرت میں وحدت ہندوستانی تہذیب اور ہندوستانیت کی وجہ سے چلتا ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ کے ہر دور میں اختلاف میں اتفاق کی مزملیں طے ہیں۔ جتاب شیم طارق نے عہد قدم سے دور حاضر تک کے شرعاً کے کام میں فریبکاری کی۔ شیخ الجامعہ مولانا آزاد پروفیسر سید میں الحسن، شیخ اساتذہ اور طبلاء و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروفیسر عین الحسن علی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طبلاء کی تعداد بھی تھی۔ اسی ایت پروفیسر، شعبہ اردو نے کی ادا نہایت تکرک کا فریضہ ادا کرنا فخر را ملک اردو اور مشترکہ تہذیب کے ادا کیا۔



اردو کی پوری شاعری ہندوستانی تہذیب کے متعدد رنگوں کی عکاسی کرتی ہے۔ کوئی شعرائے ہندی و سکرت کے علاوہ دیگر علاقائی الفاظ سے اردو کا دامن وسیع کیا۔ جگنو ہمیں سکرت کا لفظ ہے۔ ایسے الفاظ کی کثیر تعداد سے جو آج اردو کے ہو گئے ہیں۔ ہندوستان ایک بے حد متعدد ملک ہے اور اس کے متعدد کلچر کی نمائندگی اردو زبان کرتی ہے۔ ابتداء میں پروفیسر عزیز بانو، ذین اسکول برائے الٹ، سالیات و ہندوستانیات نے خبر مقدمی تقریر کی۔ انہوں نے جتاب شیم طارق کا شکر یہ ادا کیا کہ وہ اس اہم موضوع پر خطاب کے لیے ہمیں سے ماں یہیں جیدراہاں پر تشریف لائے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو اور پروگرام کے کارڈینیٹ پروفیسر عین الحسن الہدی دریا بادی نے موضوع اور مہمان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے چلتا ہے کہ اس زبان نے بہت تیزی سے ترقی کی مزملیں طے کیں اور ہندوستان میں لکھوا فریبکاری کیا ہے۔ جلیس میں پروفیسر علی محمد محمود اور مختلف شعبہ جات کے اساتذہ اور طبلاء کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروفیسر شعبہ اردو نے کی ادا نہایت تکرک کا فریضہ ادا کرنا فخر را ملک اردو اور مشترکہ تہذیب کے ادا کیا۔